قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں

کا جامع مفہوم 'دین'اصطلاح :کتاب کا مرکزی خیال

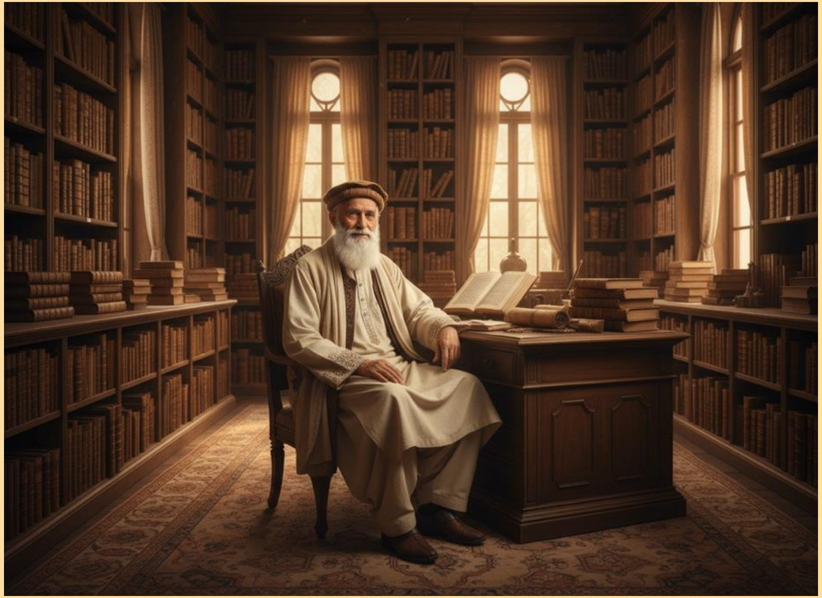

تعارف: 'دین' صرف 'مذہب' نہیں

اس کتاب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ قرآن میں لفظ 'دین' کا مطلب صرف عبادات یا ذاتی عقائد کا مجموعہ نہیں ہے۔ یہ ایک انتہائی جامع اصطلاح ہے جو ایک مکمل نظامِ زندگی کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس نظام میں حاکمیت، اطاعت، قانون اور جزا و سزا سب شامل ہیں۔ اس گہرے مفہوم کو سمجھنا قرآن کے اصل پیغام تک پہنچنے کے لیے ناگزیر ہے۔

کا تاریخی پس منظر 'دین'لفظ

مختلف اور بکھرے ہوئے معنوں میں 'دین'اسلام سے پہلے عربی زبان میں لفظ استعمال ہوتا تھا، جس کی وجہ سے اس میں ابہام پایا جاتا تھا۔ یہ کسی واضح نظامِ فکر کی اصطلاح نہیں تھی۔ قرآن نے آ کر اس لفظ کو اپنے خاص پیغام کے لیے منتخب منتخب کیا اور اسے بالکل واضح اور متعین مفہومات دے کر اپنی ایک مخصوص اور اور جامع اصطلاح بنا لیا۔

کے چار بنیادی لغوی معانی 'دین'لفظ

غلبہ و اقتدار(Sovereignty)

اطاعت و بندگی(Submission)

لفظ دین

شریعت و قانون(Law / Way of life)

جزا و سزا(Recompense)

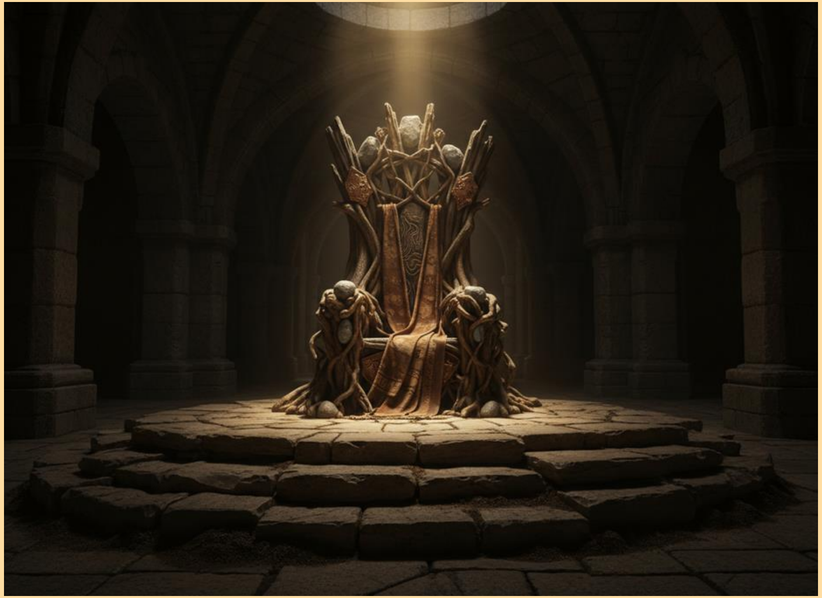

غلبہ، اقتدار اور حکمرانی :پہلا معنی

کا ایک بنیادی مطلب کسی پر غالب آنا، حکمرانی کرنا اور اسے 'دین'کلامِ عرب میں
کا تصور ہے۔ (Sovereignty)اپنی اطاعت پر مجبور کرنا ہے۔ یہ طاقت اور اختیار

- یعنی اس نے لوگوں کو اطاعت پر مجبور کیا۔ 'دَانَ النَّاسَ' :مثال
- یعنی میں نے انہیں مغلوب کیا اور وہ مطیع ہو گئے۔ 'دِنْتُهُمْ فَدَانُوْا' :مثال
- اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی ملک یا قوم پر غالب 'دَيَّان'اس معنی میں
اور قاہر ہو کر حکمرانی کرے۔

حدیث میں مثال :پہلا معنی

۔'الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ' :حدیث میں آتا ہے

اور (اس پر حکمرانی کی)عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو مغلوب کر لیا ' :ترجمہ
'وہ کام کیا جو اس کی آخرت کے لیے نفع بخش ہو۔

کا مطلب اپنے نفس پر قابو پانا اور اس پر اپنا اختیار قائم کرنا ہے، 'دَانَ نَفْسَهُ'یہاں
جو حاکمیت کے تصور کو واضح کرتا ہے۔

اطاعت، بندگی اور خدمت :دوسرا معنی

یہ پہلے معنی کا دوسرا رخ ہے۔ جس طرح ایک طرف حاکمیت ہے، اسی طرح دوسری کہلاتا ہے۔ 'دین'طرف اس حاکمیت کے آگے جھکنا، اس کی بندگی اور خدمت کرنا بھی کا تصور ہے۔ (Submission)یہ محکومیت اور تابعداری

- یعنی میں نے فلاں شخص کی خدمت کی۔ 'دِنْتُ الرَّجُلَ' :مثال
- میں نے ان پر غلبہ پایا تو 'کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ 'دِنْتُهُمْ فَدَانُوا' :مثال ۔'انھوں نے اطاعت کی

حدیث میں مثال :دوسرا معنی

میں قریش سے ایک ایسا کلمہ منوانا ' : نے فرمایا ﷺحدیث میں آتا ہے کہ حضور لَهُمْ بِهَا)چاہتا ہوں کہ اگر وہ اسے مان لیں تو تمام عرب ان کا تابع فرمان بن جائے '۔(الْعَرَبُ

کے معنی میں استعمال ہوا ہے، 'اطاعت کرنے'اور 'تابع فرمان بننے'کا لفظ 'دین'یہاں جو اس تصور کی بہترین وضاحت کرتا ہے۔

شریعت، قانون اور طریقہ :تیسرا معنی

'دین' کا تیسرا اہم مطلب شریعت، قانون، ضابطہ، کیش و ملت، اور طرزِ زندگی (Law/Way of Life) ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر انسان چلتا ہے، خواہ وہ اچھا ہو یا برا۔

- مثال: 'مَازَالَ ذَلِكَ دِيْنِيْ وَدَيْدَنِيْ' یعنی یہ ہمیشہ سے میرا طریقہ اور عادت رہی ہے۔
- اس معنی میں 'دین' اس طریقہ کار کو کہتے ہیں جس کا انسان پابند ہو۔

حدیث میں مثال: تیسرا معنی

ایک حدیث میں آتا ہے: 'کَانَ عَلَیٰ دِیْنِ قَوْمِهِ'۔

ترجمہ: 'نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے اپنی قوم کے دین پر تھے'۔

'دین' یہاں مذہب نہیں، بلکہ وہ معاشرتی قوانین اور ضابطے (نکاح، طلاق، وراثت وغیرہ) مراد ہیں جو اس وقت ان کی قوم میں رائج تھے اور آپ ﷺ ان کی پابندی کرتے تھے۔

جزا، بدلہ اور محاسبہ :چوتھا معنی

'دین' کا چوتھا مطلب جزا و سزا، بدلہ، حساب کتاب اور فیصلہ (Recompense/Judgment) ہے۔

- مشہور عربی کہاوت: 'كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ'۔ یعنی جیسا تو کرے گا ویسا بھرے گا۔
- قرآن میں سوال کیا گیا: 'أَئِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ؟' کیا مرنے کے بعد ہم سے حساب لیا جانے والا ہے اور ہمیں بدلہ ملنے والا ہے؟
- 'یوم الدین'اسی سے 'روزِ جزا'یا 'بدلے کا دن'کی اصطلاح ہے، یعنی۔

چار معانی کا امتزاج :قرآن کا انقلابی تصور

جو عربی زبان میں (غلبہ، اطاعت، قانون، اور جزا)قرآن نے یہ چاروں تصورات ان 'دین'بکھرے ہوئے تھے، لے کر انہیں ایک لڑی میں پرو دیا۔ قرآن کی زبان میں چاروں اجزاء سے مل کر بننے والے ایک مکمل نظام کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ قرآن کا ایک انقلابی اور منفرد استعمال ہے۔

قرآنی اصطلاح 'الدین' کے چار اجزاء

1. حاکمیت و اقتدارِ اعلیٰ

کسی ایک ہستی کو واحد حاکم، قانون ساز اور مقتدرِ اعلیٰ تسلیم کرنا۔

2. تسلیم و اطاعت

اس حاکمیت کے مقابلے میں مکمل سپردگی، بندگی اور فرمانبرداری کا رویہ اختیار کرنا۔

3. نظامِ فکر و عمل (قانون)

وہ نظام، ضابطے اور قوانین جو اس حاکمیت کے زیرِ اثر تشکیل پاتے ہیں اور جن کی پابندی کی جائے۔

4. مکافات (جزا و سزا)

اس نظام کی وفاداری پر انعام یا بغاوت پر سزا کا تصور، جو وہ اقتدارِ اعلیٰ دے گا۔

سورة المومن :(حاکمیت و اطاعت)قرآنی مثال

:المومن)هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
65)

وہی زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم دین کو اسی کے لیے ' :ترجمہ
'خالص کر کے اسی کو پکارو۔

کا مطلب یہ ہے کہ حاکمیت اور اطاعت دونوں کو صرف 'دین کو خالص کرنے'یہاں
اللہ کے لیے مخصوص کر دیا جائے، اور کسی دوسرے کو اس میں شریک نہ ٹھہرایا
جائے۔

سورة الزمر :(حاکمیت و اطاعت)قرآنی مثال

(14-15 :الزمر) ...قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ـ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ

تمہیں)کھو، میں تو دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اسی کی بندگی کروں گا۔ ' :ترجمہ
'...اس کے سوا جس کی چاہو بندگی کرتے پھرو (اختیار ہے

کی بندگی کے درمیان (غیر اللہ)اور طاغوت (دین)یہ آیت واضح طور پر اللہ کی بندگی
فرق کو ظاہر کرتی ہے۔

سورة النحل :(حاکمیت و اطاعت)قرآنی مثال

(52 :النحل)وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ

زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اور دین خالصاً اسی ' :ترجمہ
'کے لیے ہے۔ پھر کیا تم اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو؟

کا مطلب ہے کہ اطاعت اور حاکمیت کا نظام ہمیشہ اور 'وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا'یہاں
خالصتاً اللہ ہی کے لیے ہے۔

سورۃ یونس :(قانون و طریقه)قرآنی مثال

(105 :یونس)وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اور یه که تو یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین پر قائم کر دے اور ہرگز مشرکوں ' :ترجمه
'میں سے نه ہو۔

سے مراد وہ مخصوص طریقه، عقیدہ اور نظامِ عمل ہے جس پر قائم رہنے 'دین'یہاں
کا حکم دیا جا رہا ہے، یعنی توحید کا راسته۔

سورة یوسف :(قانون و طریقه)قرآنی مثال

(76 :یوسف) ...كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ

'میں اپنے بھائی کو پکڑتا۔ (قانون)اس کے لیے جائز نہ تھا کہ وہ بادشاہ کے دین ' :ترجمہ

'دین الملک' کے قانون اور ضابطے کے معنی کے لیے ایک بہترین مثال ہے۔ 'دین'یہ آیت
ہے۔ 'ملک کا قانون'یا 'بادشاہ کا قانون'سے مراد واضح طور پر

سورة الکافرون :(قانون و طریقه)قرآنی مثال

(6 :الکافرون)لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ

'تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔' :ترجمه

یہاں دین سے مراد دو مختلف نظامِ حیات اور طریقے ہیں۔ ایک وہ جو شرک پر مبنی ہے اور دوسرا وہ جو توحید پر۔ یہ آیت دو الگ الگ ضابطہ ہائے حیات کے درمیان واضح لکیر کھینچتی ہے۔

سورة الماعون :(جزا و سزا)قرآنی مثال

(1-2 :الماعون)أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۔ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ

کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم 'دین'تم نے دیکھا اس شخص کو جو ' :ترجمہ 'کو دھکے دیتا ہے۔

سے مراد روزِ جزا اور محاسبہ اعمال کا انکار کرنا ہے۔ قرآن بتا 'دین کو جھٹلانے'یہاں رہا ہے کہ جو شخص آخرت کے حساب کتاب کو نہیں مانتا، اسی سے ایسے ظالمانہ اور غیر اخلاقی رویے کی توقع کی جا سکتی ہے۔

ایک جامع اصطلاح بطور نظام :'الدین'

کو ایک جامع اصطلاح کے طور پر بھی استعمال کرتا ہے جو ایک مکمل 'دین'قرآن سے بھی (State) 'ریاست'نظامِ زندگی کو بیان کرتی ہے۔ یہ موجودہ دور کے لفظ زیادہ وسیع ہے، کیونکہ ریاست میں ما بعد الطبیعیاتی اور اخروی جوابدہی کا تصور شامل نہیں ہوتا، جبکہ دین میں یہ سب سے بنیادی جزو ہے۔

فرعون کا خوف :جامع مثال

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ... إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ(المومن: 26)

ترجمہ: 'اور فرعون نے کہا... وہ کہ ڈر ہے مجھے(موسیٰ) یا تمہارا دین بدل ڈالے گا ملک میں فساد برپا کر دے گا۔'

یہاں فرعون کا مطلب 'مذہب' صرف معاشرتی اور سیاسی، ریاستی پورا وہ بلکہ تھا، نہیں نظام تھا جو اس کی حاکمیت پر قائم تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ موسیٰؑ کا پیغام اس پورے نظامِ زندگی کو بدل دے گا۔

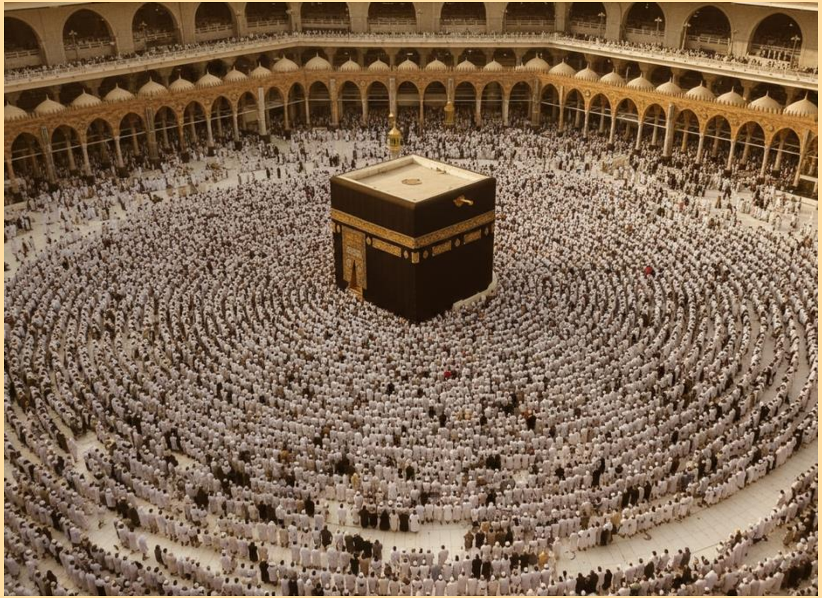

اسلام ہی مکمل دین ہے :جامع مثال

(آل عمران: 19) ...إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

' بے شک اللہ کے نزدیک دین تو صرف اسلام ہی ہے۔' :ترجمہ

(آل عمران: 85) ...وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ

چاہے گا تو وہ اس (نظامِ زندگی)اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین ' :ترجمہ
'سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

سے مراد مکمل نظامِ حیات ہے، اور فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ کے ہاں 'دین'ان آیات میں
یعنی اس کی مکمل فرمانبرداری پر مبنی نظام ہی ہے۔ 'اسلام'قابلِ قبول نظام صرف

اللہ کا منصوبہ :غلبۂ دین

(9 :الصف) ...هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ' :ترجمہ
'پر غالب کر دے۔ (نظاموں)تمام دین

پر (باطل نظام ہائے زندگی)کو دوسرے تمام ادیان (اسلام) 'دینِ حق'اس آیت میں
غالب کرنے کا الٰہی منصوبہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ تصادم نظریات اور نظاموں کا ہے، نہ
کہ صرف عبادات کا۔

یہ کتاب کیوں اہم ہے؟ :خلاصہ

کو اس کے جامع قرآنی مفہوم میں سمجھنا ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اسلام 'دین'لفظ صرف چند عبادات اور رسومات کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو پر محیط ہے۔ یہ —سیاسی، معاشی، معاشرتی اور انفرادی—انسانی زندگی کے ہر پہلو تصور ہمیں دین کو محض ایک ذاتی معاملہ سمجھنے کی غلطی سے بچاتا ہے اور اسے ایک اجتماعی نظام کے طور پر قائم کرنے کی ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے۔
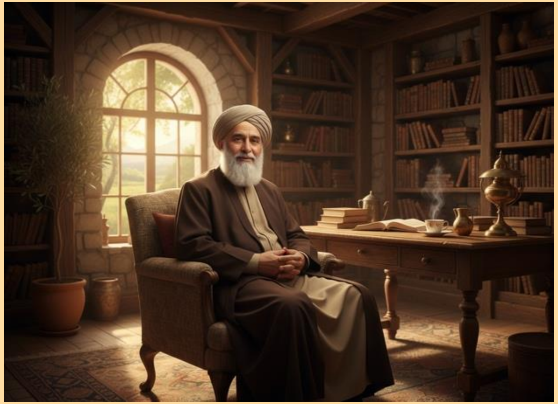
سوال و جواب